اقتدار خان نعیمی کا

اہلسنّت سے خروج

(معتزلی، گمراہ، بدین، اجماع امت کا منکر، گستاخ)

چند ثبوت ملاحظہ فرمائیں

اس کے کتابوں اور فتووں سے پرہیز کریں جو کہ گمراہی
سے بھرے پڑے ھیں.

مفتی اقتدار نعیمی کا اجماعِ اہل سنت سے انحراف وخروج

نہایت افسوس کی بات ہے کہ مولوی اقتدار احمد نعیمی صاحب اپنے لائق فخر باپ حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی کے پیروکار رہنے کی بجائے ناصبیت وخارجیت کی دلدل میں جا دھنسے۔ اہل سنت کو حضرت حکیم الامت سے جو عقیدت تھی اُس کا کریڈٹ بھی مولوی اقتدار کو حاصل ہے، اس لئے عوام اہل سنت کی اعتقادی حفاظت کے لئے مولوی اقتدار کے بعض نظریات پیش کر رہا ہوں تا کہ وہ اہل سنت سے ایک منحرف وخارج شخص کی تحریروں سے پرہیز رکھیں:

1۔ تفضیل ابوبکر پر حملہ: انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ کوئی شخص اپنے مسلمان والدین سے افضل نہیں ہو سکتا اگرچہ صحابی ہو (فتاویٰ نعیمیہ، ۵: ۲۴۴۔۲۴۵)...... حالانکہ جو شخص حضرت ابوبکر کو افضل البشر بعد الانبیاء نہ مانے وہ اہل سنت سے خارج ہوتا ہے۔ مگر جناب کے نزدیک ابو قحافہ افضل ہیں۔

2۔ حضرت فاطمہ کے درجہ میں کمی: عورتوں میں حضرت مریم افضل ہیں پھر حضرت خدیجہ کبریٰ پھر حضرت عائشہ پھر ازواج مطہرات پھر تین صاحبزادیاں پھر حضرت فاطمۃ الزہراء"۔ (فتاویٰ نعیمیہ، ۵: ۲۴۵)۔ فاطمۃ الزہراء کو ازواج اور اپنی بڑی ہمشیرگان پر فضیلت نہیں، جب عمر میں چوتھے نمبر پر ہیں تو فضیلت میں بھی چوتھے نمبر پر ہیں، یہی مسلک اہل سنت ہے جو اس کے خلاف ہے وہ شیعہ رافضی ہے (فتاویٰ نعیمیہ ۵: ۶۹)...... فتح الباری میں لکھا ہے: رقم: ۳۵۳۶: وَسُئِلَ السُّبْكِيّ :هَلْ قَالَ أَحَد إِنَّ أَحَدًا مِنْ نِسَاء النَّبِيّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْر خَدِيجَة وَعَائِشَة أَفْضَل مِنْ فَاطِمَة ؟ فَقَالَ :قَالَ بِهِ مَنْ لَا يُعْتَدّ بِقَوْلِهِ :وَهُوَ مِنْ فَضْل نِسَاء النَّبِيّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيع الصَّحَابَة لِأَنَّهُنَّ فِي دَرَجَته فِي الْجَنَّة .قَالَ :وَهُوَ قَوْل سَاقِط مَرْدُود اِنْتَهَى .وَقَائِله هُوَ أَبُو مُحَمَّد بْن حَزْم وَفَسَاده ظَاهِر ۔ مرقاۃ میں قاری نے لکھا: وقال الحافظ ابن حجر فاطمة أفضل من خديجة وعائشة بالإجماع ثم خديجة ثم عائشة۔

3۔ کعبہ میں ولادت علی کا انکار وتمسخر: اقتدار نے آٹھ اعتراضات کئے (تنقیدات: ۹۵۔۹۶)۔ مستدرک حاکم: فقد تواترت الأخبار أن فاطمة بنت أسد ولدت أمير المؤمنين علی بن أبی طالب كرم الله وجهه فی جوف الكعبة ۔ اس پر اجماع سکوتی ہے۔ حضرت علی کی شان کا انکار ہی نہیں کیا بلکہ تمسخر اڑایا ہے۔

والی اللہ المشتکی ۔مگر غیاث کہتا ہے کہ: (ایک دو باتوں سے کوئی ناصبی نہیں بن جاتا)۔

4۔تمام علمائے اسلام کے مسلک میں بغیر سلام والا درود شریف (درود ابراہیمی) پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور مکروہ تحریمی پر عمل کرنا گناہ کبیرہ ہے (فتاویٰ نعیمیہ ۵:۱۵۰) درود ابراہیمی نماز سے باہر پڑھنا ممنوع ہے (تنقیدات :۱۱۴)۔نیز دیکھو (تفسیر نعیمی،پ ۱۶،ص ۱۱)۔درود ابراہیمی راہ چلتے پڑھنے کے متعلق فتاویٰ رضویہ،ج ۶،مسئلہ نمبر ۱۳۴۳ ملاحظہ ہو: "سب درودوں سے افضل درود وہ ہے جو سب اعمال سے افضل یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے درود شریف راہ چلتے بھی پڑھنے کی اجازت ہے جہاں نجاست پڑی ہو وہاں رُک جائے"۔......سرکار ﷺ نے نماز سے باہر درود صدقہ سکھایا اور اُس میں سلام نہیں ہے، درود تنجینا میں سلام نہیں، درود تاج میں صلوا کے امر کا امتثال نہیں، کتنے ہی صیغہ ہائے درود ایسے ہیں کہ اُن میں سلام نہیں ہے مگر اُن کو پڑھنا یقیناً ثواب کا کام ہے ......تو پھر کسی کار ثواب کو گناہ کبیرہ کہنا گمراہی نہیں تو کیا ہے؟......درود و سلام و آل کو جمع کرنے والا درود یقیناً جامع درود ہے مگر غیر جامع صیغہ درود کو مکروہ تحریمی کہنا اور گناہ کبیرہ ماننا بھی بدعت ضلالت ہے۔

5۔"صحیح یہی بات ہے کہ عورت و مرد کی دیت برابر ہے" (فتاویٰ نعیمیہ ۴:۳۸۴)۔حالانکہ یہ نظریہ گمراہی ہے۔ طاہر القادری نے ۱۹۸۴ء میں اپنا موقف اخبارات میں دیا تھا تو اُس پر فتوے لگے۔مگر مفتی اقتدار نے ۲ جنوری ۱۹۹۶ء کو سائل سے سوال پا کر جو فتویٰ لکھا تھا (فتاویٰ نعیمیہ،۴:۳۷۱) وہ اخبارات میں نہ چھپا کہ سب کو خبر ہو جاتی ۔خود مجھے اس فتوے کا علم اسی فورم پر ہوا ہے، ہمارے علماء کرام نہ اُس کے معتقد، نہ اُس کے خلاف مشغول تحقیق کہ اُس کی ہر کتاب پر اطلاع تام پاتے اور لکھتے، یہ ایسے ہی ہے جیسے اعلیٰ حضرت نے لکھا: "۱۳۰۷ھ تک کہ میں نے سبحٰن السبوح لکھا خود مجھے اُن کے کفروں پر اطلاع نہ تھی"۔(الطاری الداری: ج ۲ ص ۸۴)۔

6۔نبی پر ایمان فرض ہے، اطاعت فرض نہیں (تفسیر نعیمی: پارہ ۱۶: ص ۴۰۲)۔حالانکہ اولی الامر، والدین، شوہر کی اطاعت بھی قرآن پاک میں ہے۔

مفتی اقتدار نے علماء و مشائخ کی توہین کی:

1۔ہمارے بہت سے اکابر نے نادانی میں کیا سے کیا کر دیا ہے......یہ ہمارے بزرگوں کی چشم پوشیاں ہیں کہ جن سے قوم کے گمراہ ہونے کا خطرہ ہے۔(فتاویٰ نعیمیہ،۱:۲۰۶)

2۔سبع سنابل کے متعلق لکھا: سخت ترین گستاخی ہے ...... مجھے حیرانی ہے کہ ان کتابوں والوں کی عقلیں کہاں چلی گئی ہیں...... غلطی ہے سخت گناہ ہے (تنقیدات:۴)

3۔قلائد الجواہر: یہ قلائد کے مصنف کی خباثت ہے (تنقیدات:۵) خیانت ہے (تنقیدات:۲)

4۔فخر الدین رازی فقیہ اسلام نہیں ہیں اُن کی باتیں مضبوط نہیں ہوتیں (فتاویٰ نعیمیہ۵:۱۰۳)

5۔تفسیر روح البیان کے مصنف نے اندھا بن کر اس کو نقل کر دیا اور تفسیر روح میں اس طرح کی جھوٹی روائتیں اور جاہلانہ باتوں کی بھرمار ہے (تنقیدات:۱۷)

6.7۔محی الدین ابن عربی فصوص الحکم میں یہاں ٹھوکر کھا گئے ...... ملفوظات مہریہ میں اس بات کی ناجائز تائید ہوئی ...... انہوں نے یعنی ابن عربی اور پیر مہر علی شاہ صاحب نے مقام نبوت کو ماحقہ سمجھا ہی نہیں ہے (فتاویٰ نعیمیہ۲:۳۵۶۔۳۵۷)

7۔پیر گولڑہ کے متعلق لکھا: گولڑوی سرکار آخر کس عورت کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے (سیاہ خضاب) لگاتے یا کالا خضاب لگاتے وقت کس کو جوانی کا دھوکہ دینے کا ارادہ فرماتے (فتاویٰ نعیمیہ۴:۵۳)

7۔ملفوظات مہریہ کے اکثر ملفوظ مائل بر فسق اور شریعت کے خلاف ہیں (فتاویٰ نعیمیہ۲:۳۳۹)

8۔علامہ سید احمد سعید کاظمی کے ایک خلاف رسالہ لکھا جس میں گالیاں دیں۔ (فتاویٰ نعیمیہ۲:۵۳،۷۰)

8۔علامہ کاظمی صاحب کی تائید کر دینا اہل سنت کے لئے کوئی مضبوط اور قابل تقلید سند نہیں (تنقیدات:۱۲۹)

8۔علامہ کاظمی: کوئی ادنیٰ احمق طالب علم بھی ایسا استدلال نہیں کر سکتا (تنقیدات:۳۱)

9۔مولانا عطا محمد بندیالوی کے متعلق لکھا: مجھ کو حیرانگی اور افسوس ہے کہ میرے اکابر کو کیا ہو گیا جو ایسی کچی باتیں کرتے ہیں۔ (فتاویٰ نعیمیہ۲:۷۶) غلام احمد خاجی ...... "مجھے" اخلاق کی تلقین کر (کیا ہمارے دل نہیں دکھتے؟)

مفتی اقتدار کی جہالتیں:

1۔قاضی عیاض جو تابعی ہیں فرماتے ہیں (فتاویٰ نعیمیہ۱:۴۰)۔ حالانکہ قاضی عیاض ۴۷۶ھ۔۵۴۴ھ تابعی نہیں،

2۔امام اعظم کے ہی ایک شاگرد امام اصم (رح) اور ایک اور شاگرد امام ابن عطیہ (رح) (فتاویٰ نعیمیہ۳:۳۷۳)...... (ابن عطیہ غلط لکھے جا رہا ہے۔ ابن علیہ ہے) اور ابن علیہ ...... ابراہیم بن اسماعیل بن بن ابراہیم بن مقسم (۱۵۱ھ۔۲۱۸ھ)

……جو امام اعظم کی وفات (۱۵۰ھ) کے ایک سال بعد پیدا ہوا وہ امام صاحب کا شاگرد لکھا جا رہا ہے۔ الاعلام زرکلی میں اُس کی پیدائش ۱۵۱ھ لکھی ہے……ابن علية (151 - 218) ابراهيم بن اسماعيل بن ابراهيم بن مقسم الاسدي، أبو إسحاق ابن علية :من رجال الحديث.مصري. كان جهميا، يقول بخلق القرآن.قال ابن عبد البر :له شذوذ كثيرة ومذاهبه عند أهل السنة مهجورة. جرت له مع الامام الشافعي مناظرات.وله مصنفات في الفقه، شبيهة بالجدل۔

لسان المیزان میں الاصم کے متعلق ہے: عبد الرحمن بن كيسان أبو بكر الأصم المعتزلي :صاحب المقالات في الأصول ذكره عبد الجبار الهمداني في طبقاتهم وقال كان من أفصح الناس وأورعهم وأفقههم وله تفسير عجيب ومن تلامذته إبراهيم بن إسماعيل بن علية۔

الاعلام زرکلی میں ہے:: (م ۲۲۵ھ - ۸۴۰ء) عبد الرحمن بن كيسان، ابو بكر الاصم.فقيه معتزلي مفسر، قال ابن المرتضى :كان من أفصح الناس وأفقههم وأورعهم، خلا أنه كان يخطىء عليا عليه السلام في كثير من أفعاله ويصوب معاوية في بعض أفعاله.وله تفسير……لیجئے استاد شاگرد گمراہ ہیں، جہمی معتزلی ہیں۔ کسی کے اساتذہ میں امام ابوحنیفہ کا نام نہیں ملتا۔)

3۔ امام ابن عطیہ کے دلائل مضبوط ہیں (فتاویٰ نعیمیہ ۴: ۳۷۳)۔ (حالانکہ وہ ابن علیہ ہے نہ کہ ابن عطیہ)

4۔ داتا گنج بخش، ابوالقاسم قشیری، غوث پاک عبدالقادر جیلانی متاخرین کہلاتے ہیں، ایسا ہی کشف المحجوب ص ۱۶۱ پر ہے (فتاویٰ نعیمیہ ۲: ۱۶۱)۔ حالانکہ غوث پاک (پ ۴۷۱ھ) داتا صاحب (م ۴۶۵ھ) کی وفات کے بعد پیدا ہوئے تھے تو کشف المحجوب میں کیونکر مذکور ہوئے۔

5۔ شفا شریف……حنفی مذہب کی کتاب (فتاویٰ نعیمیہ ۲: ۱۶۲)۔ حالانکہ مصنف قاضی عیاض مالکی تھے۔

6۔ ابن حجر عسقلانی کی کتاب صواعق محرقہ (فتاویٰ نعیمیہ ۵: ۶۵)، حالانکہ وہ ابن حجر مکی کی تصنیف ہے۔

7۔ امام عبدالوہاب شعرانی حنبلی تھے (فتاویٰ نعیمیہ ۵: ۶۵)۔ حالانکہ وہ حنبلی نہ تھے۔

8۔ امیر خسرو مجدد الف ثانی کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ (فتاویٰ نعیمیہ ۲: ۲۶)۔ حالانکہ تین صدیوں کا فرق ہے۔

9۔ مروجہ اسلام آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے رائج کیا (فتاویٰ نعیمیہ ۲: ۱۶۳)۔

حالانکہ وہ تقریباً چار صدیاں پہلے ۱۰۵۲ھ میں فوت ہوئے۔

10۔حضرت محبوب الٰہی کا بھانجا ہونے کی وجہ سے وہ (حسن نظامی) اس فتویٰ سے نہیں بچ سکتے (فتاویٰ نعیمیہ ۵:۱۷) حالانکہ درمیان میں تقریباً ساڑھے سو سال کا فرق ہے۔

11۔جھوٹی خوابیں بنانے کا آغاز چودھویں صدی میں ہوا (فتاویٰ نعیمیہ ۵:۲۸۰)۔کیا اس سے پہلے کے سب خواب سچے تھے؟

12۔لفظ (آقا) عربی لفظ ہے (فتاویٰ نعیمیہ ۵:۱۳)۔حالانکہ یہ عربی زبان کا لفظ نہیں ہے۔

13۔صحابہ کرام کے علاوہ کسی کو غازی کہنا سراسر جہالت ہے اور کذب بیانی ہے (فتاویٰ نعیمیہ ۴:۴۴۹) غزوہ ہند کا باب نسائی میں ہے، کیا وہ غازی بھی صحابی ہوں گے؟

مفتی اقتدار اہل بیت کی شان سننا برداشت نہیں کرسکتا:

1۔مولا علی کرم اللہ وجہہ کو قرآن ناطق کہنے والا شیعہ رافضی ہے (فتاویٰ نعیمیہ ۲:۲۰۱)

2.3۔جو پنجتن پاک یا بارہ ائمہ کو علیہ السلام کہے وہ رافضی شیعہ ہے (تنقیدات: ۱۴۳) تمام فقہاء، علماء اہل سنت نے اہل بیت کے لئے علیہ السلام نا جائز اور شیعوں کی نشانی بتایا ہے (تنقیدات: ۱۸۰)

ایسی باتوں پر طاہر القادری کا غیاث کہتا ہے کہ: (ایک دو باتوں سے کوئی ناصبی نہیں بن جاتا)......اب کون پوچھے کہ جناب کتنی باتوں کے پائے جانے سے کوئی ناصبی بنتا ہے؟

مفتی اقتدار کی طاہر القادری پر فرینڈلی فائرنگ friendly firing:

1۔منہاج القرآن والے امام مساجد کی داڑھیاں حد شرع سے کم ہورہی ہیں اور لوگوں کی نمازیں ایسے اماموں کے پیچھے خراب ہورہی ہیں اور یہ سب کچھ پروفیسر صاحب کے حکم سے ہورہا ہے (تنقیدات: ۹۲-۹۳)

2۔پروفیسر صاحب کی یہ سراسر غلط بیانی ہے......حق پرست انسان ایسے بیہودہ مسئلے نہیں بنا سکتا، ایسے خوش کن مسائل تو یشترون بآیات اللہ ثمنا قلیلا کا بیہودیانہ مظاہرہ ہے۔(تنقیدات: ۷۷)......

3۔پروفیسر صاحب کو اپنا دینی علم مکمل کرنا چاہیےتا کہ بے علمی کی باتوں سے قوم خراب نہ ہو (تنقیدات: ۷۸)

4۔ کیا جگہ جگہ منہاج کے ادارے قائم کرنے کا مقصد عورتوں مردوں میں یہی آوارگی پھیلانا ہے (تنقیدات ۸۰)

5۔ پروفیسر صاحب کی یہی وہ دوغلی پالیسی ہے جس کی بناء پر اُن پر فتوے لگے کہ لباس سنیت کا اور پرچار وہابیت کی چندے سنیوں سے تعریفیں وہابیوں کی، جب جواب نہ بن پڑا تو لگے معذرت کرتے ہوئے کہنے کہ میری مراد اتحاد سے اتحادِ حنفی شافعی حنبلی مالکی اور چشتی قادری نقشبندی سہروردی ہے، اللہ کے بندو! ان میں اختلاف ہے ہی کب؟ جو تم کو اتحاد کی ضرورت پڑے۔ (تنقیدات:۸۶)

6۔ پروفیسر صاحب ابوالکلام کی ادبیت سے نامعلوم کیوں متاثر ہیں...... یہ اُن کی ذاتی پسند ہے ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں، اگر نمرود، شداد، فرعون، ہامان، سامری کے بھی عقیدت مند بن جائیں تو ہم انہیں کیسے روک سکتے ہیں (تنقیدات:۸۸)

7۔ کیا اہل منہاج کو خوفِ خدا، شرم نبی کچھ بھی نہیں رہا؟ (تنقیدات: ۲۲۰) ان منہاج والوں کو اس آگ سے ڈر نہیں لگتا جس کا ایندھن انسان و پتھر ہیں؟ (تنقیدات:۲۲۱)

نصف دیت کے منکرین کے دعوے:

1۔ امام اعظم کے ہی ایک شاگرد امام اصم (رح) اور ایک اور شاگرد امام ابن عطیہ (رح) (۳۷۳)۔ امام اصم اور امام ابن عطیہ کے دلائل مضبوط ہیں (فتاوی نعیمیہ ۴:۳۷۳)

2۔ عقل و تدبر کے کتنے کمزور ہیں وہ لوگ جو اتنی واضح آیت کے ہوتے ہوئے پھر بھی عورت کی آدھی دیت کی رٹ لگائے پھرتے ہیں (فتاوی نعیمیہ ۴:۳۷۴)

3۔ یہ تھے وہ دلائل جو امام اصم اور امام ابن عطیہ کے مسلک پر ہیں اور قوی ہیں، ان کو کوئی توڑ نہیں سکتا (فتاوی نعیمیہ ۴:۳۷۸)۔ صحیح یہی بات ہے کہ عورت و مرد کی دیت برابر ہے (فتاوی نعیمیہ ۴:۳۸۴)

4۔ پہلے خود مجتہد اعظم بن بیٹھے، مجدد مسلک اہل سنت کا منبر سنبھال لیا پھر چند شاگردوں مریدوں مولویوں خطیبوں کو جمع کر کے اُن سے اپنے جائز ناجائز موقف پر تائیدیں حاصل کر کے اجماع صحابہ اور اجماع امت کا اشتہار لگا دیا اور لگے قلم کے نشتر چلانے، دوسروں کو ضال و مضل (گمراہ و گمراہ گر) کہنے۔ (فتاوی نعیمیہ ۴:۳۸۸)......

یہاں مفتی اقتدار، امام اہل سنت حضور غزالی زمان اور معاصرین کے خلاف طنز کر رہا ہے...... اس لئے میں اجماع

6۔ بدائع الصنائع میں ہے:

فَدِيَةُ الْمَرْأَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ لِإِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ۔

پس صحابہ کرام کے اجماع سے عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

7۔ بدایۃ المجتہد ابن رشد میں ہے:

واتفقوا على أن دية المرأة نصف دية الرجل في النفس۔

اور علماء امت کا اتفاق ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے جان میں۔

8۔ کتاب الام میں امام شافعی (دوسری صدی کے مجدد) نے فرمایا:

لم أعلم مخالفا من أهل العلم قديما ولا حديثا في أن دية المرأة نصف دية الرجل۔

میں نہیں جانتا کہ قدیم وجدید دور میں سے کوئی علم والا بھی اس بات کا مخالف ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے۔

9۔ تلخیص الحبیر میں ہے:

قَوْلُهُ اُشْتُهِرَ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَالْعَبَادِلَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ، وَلَمْ يُخَالِفُوا فَصَارَ إِجْمَاعًا۔

یعنی مشتہر ہوا حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس سے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے اور صحابہ کرام نے مخالفت نہ کی تو یہ مسئلہ اجماعی ہو گیا۔

10۔ امام شعرانی نے المیزان الکبریٰ میں لکھا:

اجمعوا علیٰ ان دية المراة الحرة المسلمة في نفسها على النصف من دية الرجل

علماء کا اجماع ہے کہ آزاد مسلمان عورت کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے۔

طاہر القادری کے اصل مقابل یہ بزرگ ہیں جو اجماع کے مدعی ہیں……غیاث صاحب! ان کا بھی جواب دیں، معاصرین کے متعلق تو جناب یہ فرما کر جواب سے فارغ ہو گئے کہ: ''جن کو آپ جمہور کہتے ہیں انکی حقیقت اتنی

ہے کہ انمیں سے اکثر حق سننے کو تیار نہیں ۔باقی باتیں آہستہ آہستہ منظر عام پر آئیں گی۔ آپ جن چالیس پچاس لوگوں کو جمہور کہتے ہیں ان سے جمہور نہیں بنتا۔ نہ ہی ان چالیس پچاس لوگوں کی مخالفت سے شیخ الاسلام کی شخصیت کو کوئی فرق پڑتا ہے۔وہ ان چالیس پچاس کے محتاج نہیں۔ اللہ تعالی نے انکو بہت عزت ومرتبہ سے نوازا ہے۔اس عزت کو کوئی چاہ کر بھی ختم نہیں کرسکتا۔'' ...... کیا یہ علمی تبصرہ ہے یا محض جذباتی اظہار عقیدت؟......وہ ۴۰،۵۰ ہیں تو آپ باقی سب علماء سے مسئلہ دیت میں اپنی تصدیقیں کیوں نہیں لاتے؟ اور اگر نہیں لاسکتے تو مان لیں کہ صرف ۴۰،۵۰ نہیں بلکہ تمام اہل حق علماء اس مسئلے میں آپ کے مخالف ہیں...... آپ کو اجماع صحابہ اور اجماع العلماء کی مخالفت نظر نہیں آتی ،صرف ۴۰،۵۰ کی مخالفت نظر آتی ہے...... پھر اگر علمائے معاصرین جمہور نہیں ہیں تو کیا یہی جاہل منہاجیانی ہی جمہور ہیں جو (منظر عام) کو (منضر عام) لکھتے ہیں یا جو (مسئلہ) کو (مسلہ) یا (مسلعہ) لکھتے ہیں۔ ع آدمیاں گم شدند، ملک خدا خر گرفت

حضرت احمد یار نعیمی کا کلام ذو احتمال ہے (جو ہمیں مفید ہے) ،صریح نہیں (کہ تمہیں مفید ہو):

1۔تفسیر نعیمی: ''مرد و عورت دونوں کی دیت یکساں ہے''۔...... ☆مفتی احمد یار صاحب کی تفسیر نعیمی کے کلام میں (یکساں) کا لفظ ہے جو (۱) کبھی مشابہ کے معنی میں اور کبھی برابر کے معنی ہوتا ہے۔ احتمال کے بعد تمہارا استدلال قطعی نہ رہا۔ (۲) بر سبیل تنزل، یکساں بمعنی برابر ہو تو بھی دو احتمال ہیں: لزوم دیت میں برابری یا مقدار دیت میں برابری۔پس احتمال کے بعد تمہارا استدلال قطعی نہ رہا۔ اور یکساں ہونے کے لئے مِن کل الوجوہ مشابہت و برابری لازم نہیں بلکہ من بعض الوجوہ مشابہت و برابری بھی یکساں ہونے کے دعوٰی کے لئے کافی ہے (جیسے نورالعرفان میں مفتی صاحب نے لکھا: ''نیک اعمال یکساں ہوتے ہیں مگر ثواب میں فرق'' ص ۶۸)۔ اب اجماع کا لحاظ رکھتے ہوئے عبارت یوں سمجھو: ''مرد و عورت دونوں کی دیت یکساں (لازم) ہے'' ☆

2۔مراۃ :۵:۲۲۹: ہر مسلمان کے قتل کا ایک حکم ہے...... عمد میں قصاص ......خطاء یا شبہ عمد میں دیت...... خواہ امیر ہو یا غریب ، بوڑھا جوان ہو یا بچہ، مرد ہو یا عورت، عالم ہو یا جاہل، چودھری نمبردار ہو یا معمولی حیثیت کا مسلمان، امیر قاتل سے غریب مقتول کا قصاص لیا جائے گا۔...... ☆یہاں مقدار دیت کی بات ہی نہیں بلکہ وجوب دیت کی بات ہے۔☆

3۔مراۃ:۵:۲۲۵:دیت کے مسائل میں سے ایک مسئلہ دیت (عورت کی دیت اُس کے عصبہ وارثوں کے درمیان ہے) کی شرح میں مفتی صاحب نے لکھا: اس جملہ کے دو معنٰی ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ قاتلہ عورت پر جو دیت واجب ہوگی، وہ اُس کے عصبہ وارث ادا کریں گے جیسے قاتل مرد کی دیت کا حال ہے۔دوسرے یہ کہ مقتولہ عورت کی دیت جو قاتل کی طرف سے وصول ہوگی وہ اُس مقتولہ عورت کے وارثوں میں بقدر میراث تقسیم ہوگی جیسے مقتول مرد کی دیت کا حال ہے۔غرضکہ (اس) مسئلہ دیت میں عورت بالکل مرد کی طرح ہے۔......

☆یہاں مقتولہ کی دیت لینے والے وارثوں اور قاتلہ کی دیت دینے والے وارثوں کو بالترتیب مقتول مرد یا قاتل مرد کے وارثوں کے بالکل مثل بتایا گیا ہے۔اور آخری جملہ میں (غرضکہ) بول کر اس مسئلہ کا حاصل دیا گیا ہے۔ اِس (مسئلہ دیت) کو تمام (مسائل دیت) قرار دے کر مقدار دیت میں مرد عورت کی برابری کا نتیجہ اخذ کرنا ایسے ہی ہے جیسے کسی بھوکے نے (دو جمع دو؟) کا جواب (= چار روٹیاں) کہا تھا۔☆

حضرت مفتی احمد یار کی تحریر میں ایک اور احتمال بھی ہے کہ کاتب سے سہواً ایک آدھ لفظ چوک گیا ہے۔یعنی تفسیر میں (یکساں لازم) اور مراۃ میں (اِس مسئلہ دیت) ہو، اور کاتب سے لازم اور اِس چھوٹ گیا ہو۔...... یہ ایسے ہے کہ تفسیر نور العرفان میں فلینظر ایها ازکیٰ طعاما (سورۃ الکہف:۱۹) کے تحت مفتی صاحب نے لکھا تھا: "حضور نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ نہ کھایا"...... اب کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن میں سہوِ کاتب (composer-mistake) سے (نہ) درج نہ ہو سکا تو دیوبندی جدید ایڈیشن دکھا کر اعتراض کر رہے ہیں۔پس احتمال ہے کہ وہ مقام بھی سہوِ کاتب کا شکار ہوئے ہوں۔

......پھر حضرت مفتی احمد یار نعیمی کے کلام سے استدلال کرنے والے تم ہو بصراحت تمہارے ذمہ ہے، ہم نافی ہیں اور ہمیں (اجماع کے موافق) احتمال پیدا کر دینا ہی کافی ہے......لہٰذا تمہارا حضرت مفتی احمد یار کو اپنا ہمنوا سمجھنا محض بدگمانی کے قبیل سے ہے......سورۃ النساء ۹۲ کے تحت نور العرفان میں مفتی صاحب نے دیت کی تفصیلات میں فرمایا: "خوں بہا کی تفصیل کتب فقہ میں ہے"۔پس مفتی صاحب ان مسائل میں فقہاء کے ہمنوا ہیں۔اور طلاق ثلاثہ کے مسئلہ میں وہ خود یہ اصول لکھ چکے کہ: "جمہور علماء خصوصاً چاروں امام ابوحنیفہ و شافعی و مالک و احمد رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مذہب ہے......اِس کی مخالفت امت مسلمہ کی مخالفت ہے جو گمراہی ہے" (جاء الحق ۱:۶۲۰)۔

پس مفتی صاحب کے کسی محتمل کلام کا وہی معنی معتبر ہوگا جو اُن کے اِس اصول کے موافق ہوگا۔

دو گمراہوں (الاصم، ابن علیہ) کا تیسرا کون؟ مفتی اقتدار یا مولوی طاہر؟:

مفتی اقتدار ۱۹۸۴ء میں نہیں بلکہ ۱۹۹۶ء میں منکر نصف دیت بنا۔ تو دو گمراہوں کا تیسرا (۱۹۸۴ء والا) تمہارا طاہر القادری ہی رہا۔ اور (۱۹۹۶ء والا) مفتی اقتدار چوتھا بنا۔

جناب غُلام اَحمَد مِنہاجِیانِی صاحب نے مجھے جھوٹا قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: ''ڈاکٹر (طاہر القادری) صاحب سے پہلے ...... مفتی اقتدار خان نعیمی صاحب نے عورت کی دیت کو برابر کہا''۔ شاید ان منہاجیانیوں minhajians کے نزدیک ۱۹۹۶ء پہلے آتا ہو اور ۱۹۸۴ء بعد میں آتا ہو۔

میرے جھوٹ کو تو لو بھی اور سوچو بھی تم اور اپنے سچ کو بھی تم میزان میں رکھنا

حرف آخر:

دیت کی مقدار پر امام اہل سنت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ کی کتاب آپ کے سامنے موجود ہے، اُس میں اصل بحث موجود ہے۔ اقتداری اور طاہری شبہات کا بھی مفصل ازالہ وہاں موجود ہے۔ اُس کا جواب آج تک نہ دیا جا سکا۔...... جو بیچارے (مسئلہ) کو کبھی (مسعلہ) اور کبھی (مسلعہ) لکھتے ہیں، جو ایک صفحہ بھی جہالت اور جھوٹ سے خالی نہیں لکھ سکتے، وہ اُس کو کیا سمجھیں گے اور کیا جواب دیں گے۔ گنجی نہائے گی کیا اور نچوڑے گی کیا؟ کیا یہی منہاجیانی minhajians ۴۰، ۵۰، اور جمہور اور اجماع کا جواب ہیں؟

جو تیرے رازداں تھے بڑے معتبر ملے کچھ نیم آشنا ملے کچھ بے خبر ملے

فورم پر اب تک مخالفوں کے پیش کردہ دلائل کا اجمالی جواب پیش ہے:......

مفتی اقتدار نے مرد و عورت کی برابریٔ دیت کے لئے چھ دلائل دیے ہیں، ☆☆ پہلی دو دلیلوں میں سورۃ النساء: ۹۲ میں دِیَۃٌ مُسَلَّمَۃٌ کے لفظ کو تفسیر بالرائے کا نشانہ بنایا گیا، حالانکہ آیت مقدار دیت میں ساکت ہے، مجمل مقام کی یہاں تبیین و تفصیل حدیث پاک سے ہی ممکن ہے نہ کہ رائے اور قیاس سے...... ☆ تیسری دلیل حدیث نسائی ہے جو اگرچہ ضعیف ہے تاہم تمہارے خلاف ہے کہ: مقدار دیت کی تہائی تک،

زخموں کی دیت عورت مرد میں برابر ہے، اس سے زائد میں مرد عورت کی دیت برابر نہیں......نسائی سے پہلے بخاری مسلم کے استاد ابن ابی شیبہ نے حضرت زید بن ثابت سے یہی مسئلہ نقل کیا: کان زید بن ثابت یقول : دیة المرأة فی الخطأ مثل دیة الرجل حتی تبلغ ثلث الدیة ، فما زاد فهو علی النصف ۔(زید بن ثابتؓ فرماتے کہ خطاء میں عورت کا خوں بہا اُس وقت تک مرد کے خوں بہا جیسا ہے جب تک کامل خون بہا کی تہائی کو نہ پہنچے، جب کامل خوں بہا کی تہائی سے خوں بہا زائد بنتا ہوتو پھر عورت کا خوں بہا مرد کے خوں بہا کا نصف ہے)......باقی ☆☆☆ تین دلیلیں قیاسی ہیں مگر یہ مسئلہ تو قیاسی نہیں ہے......

مسئلہ قیاسی نہیں ہے مگر پھر بھی ☆پروفیسر طاہر القادری نے اعتراض کیا کہ مردانہ عضو کی دیت سے عورت کی دیت کم کیوں؟......جواباً اُس سے بھی پوچھا جا سکتا ہے کہ :مردانہ عضو کی دیت اور مرد کی دیت کو تم بھی برابر مانتے ہوتو ایسا مان کر تم نے مردانہ عضو اور پورے مرد کو برابر مان لیا، کیوں؟......اصل بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ منصوص ہے قیاسی نہیں کہ تم لوگوں کے جذبات سے کھیلو. نص کے مقابل قیاس نہ کیا کرو......☆پھر جس وقت مردانہ پیشاب گاہ کی دیت کا عورت کی دیت سے تقابل کر کے اجماعی مسئلہ کا قیاس سے تمسخر اُڑایا اور تغلیط و ابطال کیا تو اُس وقت پروفیسر طاہر القادری کی، بقول خود، زبان کیوں نہ جلی؟

اجماع صحابہ کا تمسخر بھی اُڑائے اور ساتھ کہے جائے کہ میں کچھ نہیں کہتا

امید ہے کہ اس تحریر کے بعد تمہارے ہاتھ اپاہج نہیں ہوں گے اور تمہارا قلمی رقص بدستور جاری رہے گا ......اور امید ہے کہ حضرت بایزید بسطامی کے فرمان کے مطابق تم یہاں عدل کرو گے اور دنیائے اہل سنت کو ویران اور اُجاڑ ہونے سے بچاؤ گے، اور......ہاں......رواں صدی کے مجدد پر بھی تمہارے جواب کا انتظار ہے۔ ......(اور ہمیں اپنے کلپس دکھا کر ہمارا وقت ضائع نہ کرنا، اُن سے علمی دلائل نکال کر وہ تحریری طور پر پیش کرنا، مہربانی ہوگی)۔